احسان اکبر

عراق آشوب

’’کون دیتا ہے دادِ ناکامی
خونِ بغداد بر سرِ بغداد‘‘
جہاں والے غضب کی قدر اندازی پہ قادر تھے
فلک کے قلب میں تیران کے جاتے
اور خوں سے تربتر آتے
قیامت اور کیا ہوتی ؟
جنوبی کمپنی کی گارد
عکہ [1] کی اذیت گاہ پر
تبدیل ہوتی ہے
نجف ، گیلان ، کربل کاظمین [2]
اس زور سے نوحہ اٹھاتے ہیں
کہ بابل کے منارے گونج اٹھتے ہیں
کنارِ دجلہ وہ ہوحق کا عالم ہے
کہ نے بصرہ ہے نے بغداد
خالی نینوا ہی نینوا باقی
’’ھوالغالب .... ھوالغالب‘‘
زمینِ علم و تہذیب و ہدیٰ !
لا غالب الا اللہ

کل یہ کون کہہ سکتا تھا
ہارون و برامک کی نئی نسلیں
کبھی نانِ جویں تک کے لیے
مجبور کر دی جائیں گی
لاحول االاھو
سنو!
دیوارِ گریہ؎۳ پر صدا تبدیل ہوتی ہے
''صلاح الدین! پھر سے ہم پلٹ آئے
دمشق اگلا قدم ہے''
غرب کی گرتی ہوئی دیوار
کردستان میں کھینچی گئی
دیوارِ نوحہ بصرہ و موصل سے ہوتی
درمیاں بغداد کے رکتی ہے
کس کس کی کتابوں میں یہ منظر تھا؟
روایات اس کی بابت چپ
کہ اس جلوہ کی ٹیکنالوجیکل تحریر
کمپیوٹر سے ہے
جو آنے والے وقت کے نقشے بنائے گا
خبر تھی
اہلِ حرفہ اہلِ حیلہ ایک ہیں
تم ہاتھ ہاتھوں میں دیے چلتے
تو سب رنگوں سے مل کر روشنی والی اکائی پھوٹتی

سب کی بغل میں روشنی ہوتی
(کبھی سب لوگ ملتے تب تری اک داستاں بنتی تھی)
اب وہ لوگ
اور وہ دادگر
بغداد، باغ داد جن سے تھا
کہاں ہیں؟
آج ان اپنوں کی قربانی کو دادِ صبر دے
جو دجل دجلہ سے ہوا
ممکن نہ تھا
لگتا نہ تھا
تم سات صدیوں بعد پھر
پچھلی صدی میں پھینکے جاؤ گے
کہانی اور دریا کی روانی
پچھلے پانی میں نہیں بہتے
مرے دجلہ! ؎
جنہیں خود اپنے پانی
اپنی مٹی ہی نے گوندھا ہے
انھیں خاشاک ہونے سے بچا
خاک ہزار و یک فسانہ!
آپ مت افسانہ بن جانا
کسے معلوم تھا
بربادیوں کو مہنگے داموں بھی تجھے لینا ہے

(ان کا آپ قصہ خواں بھی بننا ہوگا)
ان کاریگروں کا
آج جو اہلِ عرب کی جیب سے
اپنی نئی حرفت جگاتے
اور پرانی ان کے سر پر مار آتے ہیں
کوئی بھی سانحہ
جو تجربے کی شکل بن جائے
بہت مہنگا نہیں رہتا
یہ تنہائی کی مظلومی
یہ مظلومی میں تنہائی
اگر اپنوں سے رشتے ڈھونڈ سکتی
تو یہ مرگِ انبوہ کی
اپنی جگہ اک جشن بن جاتی
علی، ابن علی، کاظم، سری سقطی، بشر حافی
جنید و بایزید و بوحنیفہ، رابعہ، کرخی
شہ گیلان، شبلی، فاطمہ۔ نیشاپوری، حلاج ؒ
سب اپنی روایت ساتھ لاتے ہیں
کہاں سے تم روایت اپنی لائے
اپنے ہاں مشرب منگاتے ہو
تمھیں تو بوالحسن کہتے ہیں
''خون آشام لمحوں سے
پرندے گھونسلوں تک میں نہیں بچتے''

Scanned by CamScanner

یہاں باڑھوں سے تلواروں کی
اب تک خوں نہیں اترا
سبھی گوشوں، سبھی رشتوں میں سارے آدمی محفوظ رہنے دینا
(ایوبی کے بچو! ۶
قومی بدبختی کے لمحے
انفرادی داخلی محرومیوں کے دادرس ہوتے ہیں)
آفاق پیما
اونچا اڑنے والے طائر
دام ہمرنگ زمیں سے
ہر زمانہ میں
یونہی غافل رہے ہیں
اور ستم یہ ہے
''اناالحق'' ۷ کی صدائے حق
تری برحق زمیں پر
ہر زمانے
وقت سے پہلے اٹھی

۱۔ عراق میں مسلم مذہبی مقامات
۲۔ اسرائیل کا مشہور شہر
۳۔ یہودیوں کی مناجات کا مقدس مقام
۴۔ بغداد دریائے دجلہ کے کنارے آباد ہے
۵۔ سب مسلم اولیائے کرام
۶۔ صلاح الدین ایوبی کے قبائل مراد ہیں 'کرد'
۷۔ منصور حلاج کی صدا جو بے خودی میں اس کے منہ سے ادا ہو جاتی۔